ان الدین عند اللہ الاسلام (القرآن)

ہفت روزہ

ترجمان اسلام

لاہور

جاری کردہ: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی

اسلامیانِ پاکستان، علماء اور مشائخ کے نام پیغام

"اگر آپ نے وقت کی قدر نہ کی اور قرآن پاک کی پکار پر کان نہ دھرا تو پھر ندامت و ہلاکت کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا"

(حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی مرکزیہ)

★ — جب ہمارا ایمان ہے کہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے اور جس میں دین و دنیا کی تمام بھلائیوں کا سامان موجود ہے۔

★ — اور جب ہمارا ایمان ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شریعت آخری اور قیامت تک رہنے والی شریعت ہے۔

★ — اور جب ہمارا ایمان ہے کہ کتاب و سنت کے قانون و آئین سے بہتر کوئی قانون دنیا میں موجود نہیں ہے

★ — اور جب تاریخ شاہد ہے کہ اسلام کو اپنانے اور قرآن پاک کو چھاتی سے لگانے کے بعد مٹھی بھر عربوں نے تمام دنیا پر غالب آکر اسلام کی روشنی سے خلقِ خدا کو منور کر دیا تھا

★ — تو ہم اب کیوں اس پاک مقصد اور سیدھی راہ کو اختیار نہ کریں جو کامیابی اور فلاح دارین کا یقینی راستہ ہے۔ تو خدارا اٹھیں، پھر انتظار کس بات کا؟ علماء اسلام کی راہنمائی میں کام کریں علماء اسلام کے قریب ہوں۔ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان انہی مقاصد کو لیکر اٹھی ہے۔ علماء کرام اور مشائخ عظام نے اگر وقت کی قدر نہ کی اور قرآن پاک کی پکار پر کان نہ دھرا، تو پھر ندامت و ہلاکت کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ جمعیۃ علماء اسلام نے عوام کو بیدار کر کے آدھی منزل طے کر لی ہے، ذرا ہمت سے کام لیجئے تو اسلام اور صحیح مسلمانوں کی فتح یقینی ہے (وما ذالک علی اللہ بعزیز)

شام

دمشق ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ شام میں صدر، جنرل امین الحافظ کی حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا ہے اور حکومت کے تمام عمائدین (جن میں صدر امین الحافظ، وزیر اعظم صلاح بیطار، وزیر خارجہ محمود دوران شامل ہیں) گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ یہ انقلاب مقتدر عرب بعث سوشلسٹ پارٹی ہی کے ایک گروہ نے کیا ہے جو اپنے آپ کو بعث پارٹی کی عارضی قومی کمان کے نام سے موسوم کرتا ہے۔ قومی کمان نے اعلان کیا ہے کہ تمام گرفتار شدہ رہنماؤں کو پارٹی کی ایک خاص عدالت کے سامنے پیش کیا جائیگا

شام مشرق وسطیٰ کا جمہوری ملک ہے۔ اس کے مغرب میں بحیرۂ روم اور لبنان، شمال میں ترکی، مشرق میں عراق اور جنوب میں اردن اور اسرائیل ہے۔ رقبہ ۷۷ ہزار ۴۳۴ مربع میل اور آبادی پچاس لاکھ سے متجاوز ہے۔ شام بنیادی طور پر ایک زرعی ملک ہے۔ گندم، جو، مکئی، کپاس، زیتون اور پھل یہاں بکثرت پیدا ہوتے ہیں۔ دمشق (دارالحکومت) حلب، حمص، حما، لتاکیا اہم شہر ہیں۔ دوسری جنگ عالمگیر کے بعد ۱۹۴۶ء میں شام کو خود مختاری ملی۔ ۱۹۴۱ء تک لبنان بھی شام میں شامل تھا۔ بعد میں اسے علیحدہ کر دیا گیا۔ جنگ کے بعد عظیم تر شام کا قصہ چلا۔ اس کے پیچھے انگریزوں کا ہاتھ تھا۔ وہ شام عراق اور شرق اردن کو ملا کر ایک ملک بنانا چاہتے تھے۔ شرق اردن کے سابق شاہ عبداللہ جو انگریزوں کے دوست تصور ہوتے تھے۔ اس تجویز کے سلسلے میں پیش پیش تھے۔ ان کے قتل کے بعد عظیم تر شام کا منصوبہ ختم ہو گیا۔ اس کے بعد شام اور اردن کو عراق کے ساتھ ملانے کی تحریک ہوئی۔ لیکن ۱۹۵۶ء کے اواخر اور ۱۹۵۷ء کے اوائل میں عرب ملکوں کے حالات نے کچھ ایسا پلٹا کھایا کہ یہ تجویز دب گئی۔ عرب قوم پرستی کی تحریک نے زور پکڑا اور سب سے پہلے اردن سے گلب پاشا کے عروج کا خاتمہ ہوا۔ جس کے بعد مصر، شام، اردن اور سعودی عرب میں باہمی معاہدے ہوئے۔ مصر، شام اور سعودی عرب نے اردن کو اقتصادی امداد دینے کا معاہدہ بھی کیا۔ (باقی آخری صفحہ پر)

جلد ۹۔ جمعہ ۴ مارچ ۱۹۶۶ء مطابق ۱۱ ذیقعدہ ۱۳۸۵ھ قیمت بارہ نئے پیسے۔ نگران۔ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی۔ شمارہ ۸

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان (چوک نمک محل) لاہور

جمہوریہ گھانا

جہاں صدر نکرومہ کی حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا

سامراجیت اور استعمار دشمن قوموں اور افریقی و ایشیائی ممالک کی آزادی سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے یہ خبر انتہائی صدمہ کا باعث ہوئی ہوگی کہ گھانا میں فوج نے صدر نکرومہ کی فوج کا تختہ الٹ دیا ہے۔ خود انہوں نے یہ افسوسناک خبر پیکنگ میں سنی

گھانا ۶ مارچ ۱۹۵۷ء کو طویل جدوجہد کے بعد آزاد ہوا۔ یکم جولائی ۱۹۶۰ء کو اس نے جمہوریہ کا درجہ حاصل کیا اور صدر نکرومہ جو اس سے پہلے وزیر اعظم تھے صدر کے عہدے پر متمکن ہوئے۔ گھانا کا رقبہ ۹۱ ہزار آٹھ سو مربع میل ہے اور آبادی پچاس لاکھ سے کچھ زائد ہے۔ شکر اس کا دارالحکومت ہے قدرت نے معدنی دولت سے اس خطہ کو سرفراز رکھا ہے سونا، مینگنیز، جواہرات، باکسائیٹ وغیرہ بکثرت ہیں۔ اس لئے برطانیہ نے اس کا نام گولڈ کوسٹ رکھا ہوا تھا۔ دوسرے افریقی ممالک کی طرح عرصہ تک اس پر برطانیہ اور فرانس کی مشترکہ بالادستی رہی۔ ۶ مارچ ۱۹۵۷ء کو برطانیہ کے تسلط سے آزاد ہوا۔ آزادی کے بعد گھانا افریقی ممالک کی سیاست میں اہم کردار ادا کرتا رہا۔ صدر نکرومہ کی مدبرانہ شخصیت نے مغربی استعماریت و سامراجیت کا افریقہ سے قلع قمع اور اس کے اثر و نفوذ کے ختم کرنے میں برابر کوشاں رہے۔ خود گھانا کو سماجی و اقتصادی لحاظ سے تقویت دی اور ملک سے رشوت اور دوسری بدعنوانیوں کا خاتمہ کیا۔ ملک کی زرعی اور معدنی دولت سے پورا پورا فائدہ اٹھایا۔ لیکن بڑی غلطی ان سے یہ ہوئی۔ کہ انہوں نے مغرب (امریکہ و برطانیہ) کی بالادستی کو قبول نہ کیا اور افریقہ میں ان کے اثر کو کم کرنے کی کوششیں کرتے رہے۔ یہی ان کے زوال کا سبب تھا۔ براعظم افریقہ میں گھانا ہی انقلاب جو تھا انقلاب ہے۔ پچھلے نو ماہ میں افریقہ کی سرزمین پر آٹھ انقلاب رونما ہو چکے ہیں۔ جس میں نائیجیریا، ایروالٹا، جمہوریہ وسطی افریقہ۔ داہومی۔ کانگو۔ برونڈی اور الجزائر شامل ہیں

گھانا کے انقلاب سے متعلق جتنی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے یہی پتہ چلتا ہے کہ صدر نکرومہ نے مغرب کی راہنمائی حاصل کرنے اور ان کے مشورہ پر چلنے سے برگشتہ اختیار کی۔ جس کی سزا اسے دی گئی۔

صدر نکرومہ کی حکومت کا تختہ الٹنے کا منصوبہ لندن میں تشکیل دیا گیا۔ گھانا کی خفیہ پولیس کے سربراہ مسٹر ایما جنہیں ملک دشمن سرگرمیوں کی بنا پر صدر نکرومہ نے خطرناک دشمن قرار دیا تھا۔ انہوں نے لندن میں پناہ حاصل کی تھی اور انہیں کے بیان کے مطابق انہوں نے گذشتہ سال یہ سازش بنائی تھی۔ جسے صدر نکرومہ کی غیر حاضری میں عملی جامہ پہنایا گیا۔

صدائے جرمنی نے گھانا کے انقلاب پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ "بغاوت کے نتیجہ میں گھانا میں نہ صرف اندرونی تبدیلیاں ہو سکتی ہیں بلکہ اس میدان میں شاید پہلی تبدیلی یہ ہو کہ برطانیہ سے ٹوٹے ہوئے سفارتی تعلقات جلد ہی بحال ہو جائیں۔

ان تمام اطلاعات سے یہی پتہ چلتا ہے کہ یہ مغرب کی ہی سازش ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ کالے لوگ آزادی حاصل کرنے کے بعد وہ اپنی مرضی سے نظام حکومت چلائیں۔ ہماری بالادستی کو تسلیم نہ کریں۔ ہمارے مخالفوں سے مراسم بڑھائیں اور پُرامن اور متحد ہو کر ہمیں آنکھیں دکھائیں۔ اور اقتصادی و معاشی لحاظ سے مضبوط ہو کر ہم سے بھیک نہ مانگیں۔

سامراجی و استعماری قوتیں نہیں چاہتیں کہ افریقہ کے نوآزاد ممالک ابھر سکیں۔ وہ انہیں ہر لحاظ سے کمزور رکھنا اور دیکھنا چاہتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ آئے دن افریقہ میں ایسے ڈرامے کھیل رہا ہے۔ اور جب انقلاب برپا کر دیئے جاتے ہیں تو پھر خوشی سے ان کی باچھیں کھل جاتی ہیں۔ اور وہ اسے جمہوریت کے احیاء کا نام دے دیتی ہیں۔ آخر یہ انقلاب افریقہ کے شمال سے لے کر وسط تک کیوں محدود ہیں۔ جنوبی افریقہ میں کیوں نہیں آتے روڈیشیا۔ ملائشیا۔ فلسطین میں ایسا کیوں نہیں ہوتا۔ کیا وہاں جمہوریت ہی ہے؟ کیا وہاں انسانیت کا خون نہیں ہوتا؟ بات صرف اتنی ہے کہ وہ سامراجی و استعماری قوتوں کے اڈے ہیں اور وہ ان کے مفادات کی نگہداشت کرتے ہیں۔ ان کی مرضی پر چلتے ہیں۔ اور ان کا مقصد مغرب کی خوشنودی و رضا حاصل کرنا ہے۔ جمہوریت کا نام تو بہلائے بیت شامل کر لیا جاتا ہے۔ روزنامہ امروز نے اپنے ۲۷ فروری کے اداریہ میں ہمارے اس خیال کی تائید کی ہے۔

"ڈاکٹر نکرومہ کی حکومت کے خلاف بغاوت اگر جمہوری اقتدار کی بحالی کے لئے ہوتی تو شاید افریشیائی اقوام اس کا خیر مقدم کرتیں۔ گھانا کی حکومت پر قابض ہونے والے نئے حکمران اگرچہ ان کی سخت گیرانہ پالیسیوں کا ذکر کر رہے ہیں اور جمہوریت کی بحالی کے نعرے لگا رہے ہیں۔ مگر ان کی اصل حقیقت کا تعین وقت ہی کرے گا۔ یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ افریقہ اور ایشیا میں اس نوع کے انقلابات میں بالعموم کسی ملک کے عوام کی خواہشوں سے زیادہ بعض بڑی عالمی طاقتوں اور ان کی مصلحتوں کا ہاتھ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک طرف ان کی مصلحتیں نائیجیریا کے جمہوریت پسند وزیر اعظم سر ابوبکر تفاوے بلیوا کو شکار کرتی ہیں تو دوسری طرف گھانا کے صدر کی معزولی کو جمہوریت کی فتح قرار دیتی ہیں۔ حقیقتاً ان کے لئے عالمی سیاست کی بساط پر چھوٹے مہلکوں کی حیثیت مہروں سے زیادہ نہیں ہے۔ اور بہ نظر غائر دیکھا جائے تو یہ پتہ چل جاتا ہے کہ جو عالمی قوتیں کسی سخت گیر حکمرانوں کے اقتدار کے خاتمے پر جمہوری اقتدار کی فتح کے بہلے شادیانے بجاتی ہیں۔ خود اپنی نوآبادیوں میں سخت گیر ایشیائی اور افریقی حکمرانوں سے کہیں زیادہ ظلم و تشدد روا رکھتی ہیں۔

ڈاکٹر نکرومہ کے اقتدار کے خاتمہ پر اگر کسی کو خوشی ہو سکتی ہے تو وہ افریقی عوام کی آزادی کے دشمن اور نسل پرست منطائی ہیں۔ چنانچہ جنوبی افریقہ اور روڈیشیا کے نسل پرست حکمرانوں نے افریقہ کے اس عظیم رہنما کے اقتدار کے خاتمہ پر اپنی مسرت کو چھپانے کی کوشش نہیں کی اور برملا خوشی کے شادیانے بجا رہے ہیں۔ لیکن ان کے اسی رویہ سے افریقی عوام کو اپنے دوستوں اور دشمنوں کے درمیان فرق کا پتہ چلتا ہے۔ افریقی ایشیائی عوام جب ایسے حالات میں اپنی آزادی کے دشمنوں اور نسلی برتری کا پرچار کرنے والے جنونیوں کو طمانیت کا اظہار کرتے دیکھتے ہیں تو ان کے لئے یہ فیصلہ کرنا مشکل نہیں ہوتا کہ ان معزولیوں اور برطرفیوں کے پیچھے کون سا جذبہ ہے۔ وہ کون سے لوگ ہیں جو ایسے حالات پیدا کر رہے ہیں۔ اور کون سی طاقتیں ہیں جو افریقی ایشیائی عوام کی جدوجہد آزادی میں رخنہ ڈالنا چاہتی ہیں۔ یہی وہ احساس ہے جو طرح طرح کی دشواریوں اور زبردست مشکلات کے باوجود افریشیائی عوام کو جہد آزادی جاری رکھنے پر مجبور کرتا ہے یہ درست ہے کہ ڈاکٹر نکرومہ کو گھانا کی صدارت سے علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ لیکن اگر کسی طاقت نے اس صورت حال سے فائدہ اٹھا کر افریقی عوام کی جدوجہد آزادی کو دبانے کی کوشش کی تو نہ صرف افریقی عوام اس کی بھرپور مدافعت کریں گے بلکہ ڈاکٹر نکرومہ کی جگہ تحریک آزادی کی رہنمائی کرنے والے ویسے ہی اور لوگ بھی میدان میں آ جائیں گے۔ کیونکہ جن حالات نے ایک ڈاکٹر نکرومہ کو جنم دیا تھا۔ وہ حالات انہی کے قسم کے اور لوگ بھی پیدا کر سکتے ہیں۔"

ہماری رائے میں تمام امن پسند اور انسانیت دوست ممالک جب تک مغرب کے طلسم کو نہیں توڑیں گے، دنیا میں امن قائم نہیں رہ سکتا، اور نہ ہی نوآزاد ممالک ترقی و خوشحالی سے ہمکنار ہو سکتے ہیں۔ (حکیم مختار احمد الحسینی)

مولانا غلام غوث صاحب کی مخصوص دوائیں

اصلی سلاجیت مصفّی آپ نے سلاجیت کے فوائد سنے ہوں گے۔ یہ سرپھلک پہاڑوں کی دشوار گذار چوٹیوں سے نکلنے والی عجیب و غریب مقوی چیز ہے۔ یہ پتھر کا گوند ہے۔ زور لگنے۔ گرنے پڑنے۔ پیشاب کی کثرت۔ سردی ضعف اعصاب ضعف جسم۔ درد وغیرہ کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ تولد کے بعد زچہ چند دن کھلائے تو تمام دوسری دوائیوں سے زیادہ مفید ہے۔ جو آپ کو معیاری دواخانہ چوک رنگ محل لاہور یا دواخانہ فیض عام لفہ ضلع ہزارہ سے دستیاب ہو سکتی ہے۔ نرخ دو روپیہ فی تولہ ایک شیشی ۱۲ تولہ فی سیر

حب عنبری یہ گولیاں مکہ معظمہ کے عنبر، اصلی زعفران جدوار اور ادراکی سے مرکب ہیں۔ اجزاء ہموزن ہیں۔ اصلی مل سکیں تو خود بنا لیجئے ورنہ پچیس روپے سینکڑہ کے حساب سے مولانا غلام غوث صاحب سے منگا لیجئے۔ دماغ، پٹھوں، نزلہ، زکام اور دردوں وغیرہ کے لئے مفید ہیں۔ امیری کھا سکتے ہیں۔

دمہ کی دوا دمہ کے لئے مجرب ادویہ۔ تین قسم کی دوائیں مجموعی قیمت پندرہ روپے۔

معیاری دواخانہ چوک رنگ محل لاہور

غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے علیمی پریس بیرون اکبری دروازہ میں چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ سے شائع کیا۔

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
جمعہ - ۴ مارچ ۱۹۶۶ء

ریڈیو پاکستان کی نئی نشریاتی پالیسی

ریڈیو پاکستان براڈ کاسٹنگ کمیٹی کے چیرمین جناب ممتاز حسن نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ کمیٹی ریڈیو پاکستان کے پروگراموں کے متعلق مختلف مسائل پر غور کر رہی ہے۔ اس سلسلہ میں رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے ایک سوالنامہ کو بھی آخری شکل دے دی گئی ہے۔ یہ سوالنامہ بہت جلد عوام تک پہنچایا جائے گا، اور کمیٹی اس کے بعد عوامی ردعمل معلوم کرنے کے لئے ایک ماہ کی مہلت دے گی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ایک ماہ کے اندر مختلف مکاتبِ فکر کے نمائندوں کو کمیٹی کے اجلاس میں دعوت دی جائے گی۔ اور نشریاتی پالیسی کے بارہ میں ان سے رائے معلوم کی جائیگی

ہم اس پروگرام کا خیر مقدم کرتے ہیں کہ ریڈیو پاکستان کے ارباب حل وعقد کی جانب سے یہ پہلی کوشش ہے۔ اس سے پہلے عوامی ردعمل کو معلوم کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی۔ گذشتہ اٹھارہ برس میں قومی احساسات وجذبات اور امنگوں کا بھی احترام نہیں کیا گیا اور یہ سوچنے کی زحمت تک گوارہ نہیں کی گئی۔ کہ یہ ملک اسلام کے نام سے حاصل کیا گیا ہے۔ اور یہاں امت اسلامیہ بستی ہے۔ اسلام کی روح کے منافی پروگراموں کو نشر کیا جاتا رہا۔ افسوسناک قسم کے ڈرامے، فحش گانے اور غیر تعمیری پروگرام نشر کرنا ہی معمول رہا۔ ریڈیو سٹیشن پر قوالوں اور گویوں کا قبضہ وتسلط رہا اور ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس ملک میں بسنے والی ساری کی ساری قوم ... گویوں اور قوالوں پر مشتمل ہے۔

اس کا اثر یہ ہوا کہ ہماری نئی نسل اسلام وقومی اقدار سے دور چلی گئی ہے اور ان کی زبان پر فلمی راگ اس طرح چڑھ گئے ہیں کہ ہر گلی وکوچہ میں اسی کی دھن سنائی دیتی ہے۔ حالیہ جنگ کے دوران ریڈیو پروگرام میں جو تبدیلی واقع ہوئی تھی۔ وہ واقعی قوم اور اسلام کے جذبات کی آئینہ دار تھی۔ تمام ملک میں اس تبدیلی کو خوش آمدید کہا گیا۔ اور اس خوشگوار تبدیلی کا اثر یہ ہوا کہ اسلامی جذبات کو فروغ ملا۔ قومی اقدار اور کلچر کو تقویت حاصل ہوئی۔ لیکن افسوسناک امر یہ ہے کہ چاہیئے تو یہ تھا کہ اس آزمائش کے دور والی پالیسی کو جوں کا توں رکھا جاتا لیکن جوں ہی حالات معمول پر آئے، ریڈیو نے اپنے پرانے مسلک کو اپنا لیا۔ جس سے قوم کے جذبات کو عظیم دھکا لگا ہے۔

ہم قومی براڈ کاسٹنگ کمیٹی کے معزز اراکین سے گذارش کریں گے کہ ہمیں یہ بات نہیں بھولنی چاہیئے کہ یہ ملک اسلام کے مقدس نام سے حاصل کیا گیا اور مسلمانوں کا ملک ہے۔ جو پالیسی بھی ترتیب وتشکیل دی جائے۔ اس میں اسلام کو پیش نظر رکھا جائے۔ کوئی بات ایسی نہیں ہونی چاہیئے۔ جو اسلام کے منافی ہو..... متحدہ عرب جمہوریہ کی طرح ریڈیو سے اسلام کی نشر واشاعت کا کام لیا جائے۔ اور جید علماء جن پر قوم کو اعتماد ہو۔ یہ کام ان کے سپرد کیا جائے۔ ملحد بے دین اور اسلامی تعلیمات سے عاری وبے بہرہ قسم کے لوگوں کو اسلام کا نمائندہ نہ بنایا جائے، اور نہ ہی اسلام کے نام سے غیر اسلامی پروگرام کو نشر کیا جائے۔ اور یہ جائزہ لیا جائے کہ حالیہ جنگ میں ریڈیو کے پروگراموں سے عوامی دلچسپی کی وجہ کیا تھی۔ نیز ہم عوام سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ سوالنامہ کے جوابات میں اپنی رائے کا کھل کر اظہار کریں۔ اسلامی تعلیمات کو پروگراموں میں فوقیت دینے اور جید علماء کو شامل کرنے پر زور دیں اور غیر اسلامی پروگراموں کو ختم کرنے کے متعلق کہیں۔ تاکہ ریڈیو کے پروگراموں کو بہتر بنانے میں کمیٹی کو مدد ملے۔

جمعیۃ علماء اسلام سلہٹ کی طرف سے مرکزی عہدہ داروں کے دورۂ مشرقی پاکستان کا خیر مقدم

حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام سلہٹ نے اطلاع دی ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی عہدہ داروں کے دورۂ مشرقی پاکستان پر اظہار مسرت کیا گیا۔ اس سلسلہ میں سلہٹ کی جمعیۃ کی شوریٰ کا اجلاس مولانا ریاست علی صاحب کی صدارت میں ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل تجاویز بالاتفاق پاس ہوئیں۔ ایک قرارداد میں مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کے دورہ مشرقی پاکستان کے پروگرام کا خیر مقدم کیا گیا۔ ایک تجویز کے ذریعہ طے پایا کہ ۳۰ مارچ کو کلاب گنج سلہٹ میں جمعیۃ علماء اسلام کی کانفرنس کی جائے گی اور کانفرنس کی صدارت حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر مرکزیہ فرمائیں گے۔ کانفرنس کے انتظام وانصرام کے مجلس استقبالیہ بنائی گئی۔ جس میں مولانا شیخ عبدالغنی پھولپوری۔ مولانا شیخ عبدالکریم صاحب کوٹیا۔ حضرت مولانا شمس الاسلام صاحب۔ حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب بہاگہ اور کلاب گنج تھانہ کے علماء کرام اور مخیر حضرات شامل ہیں۔

انقلابات

گھانا —— شام —— انڈونیشیا

ان ہی دنوں تین اہم ممالک جو ایشیا، مشرق وسطیٰ اور افریقہ کی سیاست میں اہم کردار ادا کرتے آرہے ہیں میں خونیں انقلاب برپا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

گھانا گھانا میں صدر نکرومہ کی عدم موجودگی میں فوج نے بغاوت کر دی اور ملک میں انقلاب برپا کر دیا گیا۔ اس انقلاب میں ساڑھے چار سو کے قریب انسان کام آئے۔ انقلاب کامیاب رہا۔ اس سے متعلق مبصروں اور عالمی اطلاعات میں بھی کہا گیا ہے کہ یہ سامراجیت امریکہ وبرطانیہ کی سازش سے بپا کیا گیا ہے۔

شام شام میں حکمران جماعت بعث پارٹی کے انتہا پسند گروپ نے فوج کی مدد سے صدر امین الحفیظ کی حکومت کا تختہ اُلٹ دیا۔ دمشق پر انقلابیوں کا قبضہ ہے اور حلب میں سابق صدر کی حامی فوج کا تسلط ہے۔

تازہ ترین خبروں کے مطابق شام تمام دنیا سے کٹا ہوا ہے اور لڑائی جاری ہے۔ تقریباً ڈیڑھ ہزار انسان قتل ہو چکے ہیں۔ جن میں امین الحفیظ کے دو بیٹے بھی شامل ہیں۔ وفادار فوجوں کی حلب سے پیشقدمی کی خبریں بھی سننے میں آرہی ہیں۔ متحدہ عربیہ جمہوریہ، عراق اور اردن کی فوجیں شام کی سرحدوں پر پہنچ چکی ہیں تاکہ اس خانہ جنگی سے کوئی غیر ملکی طاقت فائدہ نہ اٹھائے۔

شام کی موجودہ صورت حال پر کوئی تبصرہ نہیں کیا جا سکتا کہ انقلاب کے اسباب ومحرکات کیا ہیں۔ تاہم یہ بات ضرور ہے کہ شام میں آئے دن کے انقلابات سے عالم اسلام اور بالخصوص عرب ممالک کی پوزیشن کو خطرہ لاحق ہو چکا ہے اور خود شام ہر لحاظ سے پیچھے رہ گیا ہے۔ مغربی اور استعماری قوتیں خوش ہیں۔ اسرائیل جو تمام عالم اسلام اور عربوں کا مشترکہ دشمن ہے وہ اپنی زندگی دراز کر رہا ہے۔ شام کی اس صورت حال سے اسے مزید تقویت ملے گی۔ گو عرب ممالک استعماری وسامراجی سازشوں سے باخبر ہیں۔ تاہم ان سے مزید چوکنا رہنے کی ضرورت ہے۔

انڈونیشیا انڈونیشیا کے صدر سوکارنو نے حال ہی میں اپنی کابینہ میں نئی تبدیلیاں کی ہیں اہم تبدیلی جنرل نسوشن کی برطرفی کی ہے۔ اس پر ملک میں ہنگامہ ہوا۔ مغربی خبر رساں ایجنسیوں نے اور بھارت نے انقلابات تک کی خبریں نشر کیں اور اس پر مسرت وشادمانی کا اظہار بھی کیا۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ ان کی توقعات اور خوش فہمیاں صحیح ثابت نہ ہوئیں — انڈونیشیا میں حالات پر مکمل طور پر قابو پا لیا گیا ہے۔ صدر سوکارنو نے اس گڑبڑ کا ذمہ دار سامراجیوں کو قرار دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ سامراجی میرے متعلق غلط افواہیں پھیلا رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے عزائم کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہم سامراجیت کے وجود اور ملائشیا کو ختم کر کے دم لیں گے۔ اس اجتماع میں موجود ہزاروں لوگوں نے صدر کو اپنی وفاداری کا یقین دلایا ہے۔

انڈونیشیا جو ہمارا عظیم دوست ہے۔ اور اس نے پاکستان کی جس طرح حمایت کی ہے بعض طاقتیں اس کی سزا بھی دینا چاہتی ہیں۔ انڈونیشیا کے خلاف اس قسم کی کارروائی اور پروپاگنڈا متوقع ہے۔ جس طرح مغربی طاقتیں عرب میں فلسطین کے وجود کو باقی رکھنے کے لئے کوشاں ہیں۔ اسی طرح ملائشیا کے وجود کو قائم اور مضبوط کرنے کی جدوجہد میں بھی مصروف ہیں۔ یہ جتنے ڈرامے کھیلے جا رہے ہیں۔ ان میں ان ہی خطرناک عزائم کو پورا کرنے کی جھلک پائی جاتی ہے۔ ان حالات سے نپٹنے کے لئے ایشیائی، مشرقی اور افریقی ملکوں کو طویل جدوجہد اور بڑی سوجھ بوجھ سے کام لینا ہوگا۔ تب جا کر استعماریت اور سامراجیت کا استیصال ممکن ہے۔ (الحسینی)

فلم ایکٹرسیں اور

مودودی جماعت کا ادبی فرنٹ

حکیم مختار احمد الحسینی

"ترجمان اسلام" کے گذشتہ سے پیوستہ شمارہ میں فلمی ایکٹروں اور ایکٹرسوں کے مخلوط میچ پر جن اسلامی جذبات کا اظہار کیا گیا تھا۔ اس پر میرے ایک دوست کہنے لگے کہ آپ کی جماعت (جمعیۃ علمائے اسلام) تو خواہ مخواہ فلمی دنیا کے لوگوں پر برستی ہے۔ آخر "جماعت اسلامی" والے بھی اس ملک میں اسلامی اقدار کے فروغ دینے کی داعی ہے۔ لیکن ان کے طرز عمل اور آپ کے طرز عمل میں کتنا فرق ہے؟ آپ ان حرکات کو اسلام کی روح کے منافی قرار دیتے ہیں اور جماعت اسلامی والے ان کے جذبات کی یہاں تک قدر کرتے ہیں کہ نعیم صدیقی صاحب کے تازہ پرچہ "سیارہ" میں "تخلیقی دنیاؤں کے تاثرات" میں فلمی ایکٹروں اور ایکٹرسوں کے تاثرات جمع کئے ہیں اور "جاذب نظر" نیم عریاں تصویریں بھی چھپتی ہیں۔

وہ سلسلہ کلام جاری رکھے ہوئے تھے۔ اور میں سوچ رہا تھا کہ واقعی اس دور میں سب سے زیادہ مظلوم "اسلام" ہی ہے۔ اس سے بڑھ کر اس کی مظلومیت کیا ہو سکتی ہے کہ اسلام کے سب سے بڑے بزم خویش نقیب اسلام سے مزاح کرنے سے نہیں چوکتے اور خلاف اسلام اقدار کو عین اسلام سمجھ رہے ہیں۔ جب انہوں نے گفتگو ختم کر لی، تو میں نے عرض کیا کہ جمعیۃ علماء اسلام اور مودودی جماعت کے فکر و عمل کے تضاد کی وجہ یہ ہے کہ جمعیۃ اپنا کوئی خود ساختہ نظریہ پیش نہیں کرتی وہ اس ملک میں قرآن و سنت کا قانون اور اس کی بالادستی چاہتی ہے اور وہ چودہ سو سال پرانے اور اسلاف کرام کے نقشہ پر گامزن ہے۔ لیکن مودودی صاحب اور ان کی جماعت کا نیا ہی سکول آف تھاٹ ہے۔ وہ جمہور مسلمانوں سے علیحدہ ہی سوچتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں۔ دین و شریعت کے اکثر احکامات اور اصولی مسائل میں ترمیم و تنسیخ کرتے ہیں۔ جس کی بنا پر تمام مسلمانوں کے مذہبی فرقے ان سے نالاں ہیں۔ جمعیۃ اگر اس عریانیت اور فحاشی کے خلاف ہے۔ تو اس کی وجہ قرآن و سنت کے احکامات ہیں۔ اگر نعیم صدیقی صاحب کے ادبی فرنٹ "سیارہ" میں فلمی ایکٹرسوں کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے تو کوئی اچنبھے کی بات نہیں۔ مودودی صاحب تو فلم سازی کے حق میں فتوے دے ہی چکے ہیں کہ فلمسازی خلاف اسلام نہیں" (پندرہ روزہ مصور لاہور۔ یکم مئی ۱۹۶۳ء)

ہماری اس گفتگو کے دوسرے دن ۱۰ اور فروری ۱۹۶۶ء کے روزنامہ امروز نے حرف و حکایت کے کالم میں نعیم صدیقی صاحب کو فلمی ایکٹروں اور ایکٹرسوں کو باعزت تسلیم کر لینے پر خراج عقیدت پیش کیا ہے ملاحظہ فرمائیں اور اس وسیع الظرفی کی داد دیں

"ہمیں بڑی خوشی ہے کہ آخر کار فلم ایکٹروں اور ایکٹرسوں کو بھی باعزت تسلیم کر لیا گیا ہے۔ یقین نہ آئے۔ تو جماعت اسلامی کے ایک اہم لیڈر اور شاعر مولانا نعیم صدیقی کے ماہنامہ "سیارہ" کے تازہ شمارہ (فروری ۱۹۶۶ء) میں "تخلیقی دنیاؤں کے تاثرات" ملاحظہ کیجئے۔ جسے جناب فضل من اللہ صاحب نے ترتیب دیا ہے اور جس میں موسیٰ رضا (سنتوش کمار) اور دلجیت مرزا کے سے نامور ایکٹروں کے علاوہ ملکہ ترنم نور جہاں، محترمہ صبیحہ خانم اور محترمہ حسنیٰ کے تاثرات بھی جمع کئے گئے ہیں۔ جماعت اسلامی کے ادبی فرنٹ کا ایک پرچہ اور اس میں نور جہاں، صبیحہ اور حسنیٰ کی موجودگی! تعجب انگیز بات ضرور ہے۔ مگر یہ کتنا خوشگوار تعجب ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ماہنامہ "سیارہ" کے آئندہ شماروں میں نیلو زیبا، دیبا، مینا زمان، شمیم آرا، رسیلی، رانی، رخسانہ، نسیمہ خاں اور فردوس وغیرہ کے تاثرات بھی شائع ہوں گے اور مولانا نعیم صدیقی اس اصلاحی قدم کو اس کے منطقی انجام تک پہنچائیں گے۔ جو انہوں نے جماعت اسلامی کو ہمہ گیر اور ہمہ اثر بنانے کے سلسلے میں اٹھایا ہے۔

مولانا نعیم صدیقی کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ "جماعت اسلامی کے لیڈر ہونے کے باوجود" اچھا شعر کہہ لیتے ہیں۔ مگر اب ہمیں یہ کہنے کی اجازت دیجئے۔ کہ وہ جماعت اسلامی کی لیڈری کے باوجود وسیع القلب اور حقیقت پسند بھی ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اپنے رسالہ میں ملکہ ترنم نور جہاں کے یہ الفاظ ہمیں پڑھنے اور سرشار ہونے کو دیئے کہ "میں اپنے آپ کو اس ملک کی امانت سمجھتی ہوں خدا نے مجھے جو آواز دی ہے وہ میرے پاس امانت ہے جو میں نے وقت پڑنے پر ملک کے حوالے کی"

اور صبیحہ خانم کے یہ الفاظ کہ "مجھے ان بیویوں کے کردار دو جن کے شوہر شہید ہوئے ہیں۔ اس ماں کا کردار دو۔ جس کا بیٹا دشمن کی صفوں میں جا کر واپس نہیں لوٹا۔ اس بہن کا کردار دو جس نے ——" اور حسنیٰ کے یہ الفاظ "میری ہر نماز میں میرے ہاتھ ان (شہیدوں اور غازیوں) کے لئے دعائیں کرتے ہوئے اٹھتے ہیں"۔ ہم مولانا نعیم صدیقی کی طرف سے "برف توڑنے" کے اس آغاز کا خیر مقدم کرتے ہیں"۔

میرے خیال میں تو اب مودودی جماعت کو خود اس دنیا میں آ جانا چاہیئے۔ تاکہ صالح فلمسازی تیار ہو سکے۔ اور اس طرح پروپیگنڈا بھی خوب ہوگا۔ اور کاروبار بھی کوئی برا نہیں۔ معقول آمدنی ہے۔ ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ چندہ مانگنے سے بے نیاز ہو جائیں گے۔ حضرت مولانا محمد چراغ صاحب مدظلہ ایسے بزرگ اگر پسند نہ کریں تو بھی کوئی بات نہیں۔ انہیں کہا جا سکتا ہے کہ فلمی دنیا میں نیک لوگ موجود ہیں۔ فلم ایکٹرسیں نماز پڑھ کر کس سوز سے دعا مانگتی ہیں اور کیسے صالح اور پاکیزہ جذبات رکھتی ہیں۔ معاشرہ کو صالح بنانے کا اس سے اچھا کوئی ذریعہ نہیں۔ اگر پھر بھی نہ مانیں تو اس کا بھی کوئی اثر نہیں پڑتا۔ دوسرے علماء کی طرح انہیں بھی جماعت سے باہر نکال دیں میدان بہرحال مودودی صاحب کے ہاتھ رہے گا۔ آمریت کے یہی تو فائدے ہیں۔

اطبائے اہل علم توجہ فرمائیں

آپ حضرات کو معلوم ہوگا کہ حکومت نے دیسی طب کی سرپرستی کے سلسلہ میں کچھ اقدامات کئے ہیں پہلی اور اہم بات یہ ہے کہ طبیبوں کا رجسٹریشن ہوگا۔ جو طبیب رجسٹرڈ نہ ہوں گے آئندہ وہ مطب نہیں کر سکیں گے۔

رجسٹریشن کے بعد ہر طبیب سرکاری طور سے تسلیم شدہ سمجھا جائے گا۔ رجسٹریشن کی تاریخ حکومت نے تیس ۳۰ اپریل ۶۶ء مقرر کر دی ہے۔ اس کے بعد کوشش فضول ہوگی۔ سادہ طبیبوں اور قاص کو جو طبیب دینی خدمات بھی انجام دیتے ہیں۔ ان کی خاطر عرض ہے کہ بہت جلد رجسٹریشن فارم منگا کر ان کی خانہ پری کر کے (رجسٹرار طبی بورڈ راولپنڈی سٹلائٹ ٹاؤن بورڈ آف یونانی اینڈ ایورویدک سسٹم آف میڈیسن پاکستان) کے پتہ پر بمعہ فیس فارم کے روانہ کر دیں۔ بلکہ فارم منگواتے وقت فیس پہلے بذریعہ منی آرڈر مندرجہ بالا پتہ پر روانہ فرما دیں۔ فارم کی قیمت صرف دو روپے ہے۔ فارم پُر کر کے بذریعہ رجسٹری اسی پتہ پر روانہ فرما دیں اور اگر چند طبیب اکٹھے فارم پُر کر کے بھیجیں، تو رجسٹری کا خرچ کم ہو جائے گا۔

فارم منگائیں تو مندرجہ بالا پتہ سے منگائیں۔ اس کے سوا جہاں کہیں نیشنل بنک کی شاخ موجود ہو، دو روپے دے کر وہاں سے بھی فارم حاصل کر سکتے ہیں۔ پُر کر کے راولپنڈی کے مندرجہ بالا پتہ پر رجسٹرار کے نام بذریعہ وی پی بھیجدیں۔

جب آپ فارم بذریعہ ڈاک راولپنڈی کے دفتر سے منگائیں گے تو وہ آپ کو فارم بذریعہ رجسٹری بھیجیں گے۔ اس لئے دو روپے کے ہمراہ چودہ آنے مزید کل دو روپے چودہ آنے بذریعہ منی آرڈر روانہ کریں۔ پھر فارم پُر کر کے بھی بذریعہ رجسٹری دفتر راولپنڈی کو بھیجیں۔ فقط

دستخط مولانا حکیم محمد عبدالسلام رکن طبی بورڈ ہری پور ہزارہ)

ظفر اللہ قادیانی کی سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے

اسلامیانِ پاکستان کے جذبات کا احترام ضروری ہے

روجھان۔ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے امیر حضرت مولانا محمد عبدالحق صاحب دامت برکاتہم نے ایک اجتماع میں مرزائیت کی اسلام دشمن سرگرمیوں پر کڑی نکتہ چینی کی اور ظفر اللہ قادیانی کی سرگرمیوں پر پابندی عائد کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے امیر محترم نے فرمایا کہ:۔

اسلامیان پاکستان کے جذبات اس معاملہ میں بہت ہی نازک ہیں۔ حکومت کو ان جذبات کا احترام کرنا چاہیئے ورنہ نتائج اچھے ثابت نہیں ہوں گے مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں قربانی دینا جانتا ہے اور یہ اس کے لئے باعث فخر بات ہے۔

تاریخ کے سنہری اوراق

علاؤالدین خلجی کے دربار میں قاضی مغیثؒ نے کہا

"یہ تمام باتیں احکام شریعت کے خلاف ہیں"

تحریر: حکیم مختار احمد الحسینی ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن

(قسط نمبر ۲)

● رائے بدل گئی

علاء الملک کی بے باکانہ گفتگو اور حق گوئی کا اثر یہ ہوا کہ علاؤالدین خلجی نے نئے مذہب کے ایجاد کرنے کا ارادہ ترک کر دیا۔ ابتداء میں علماء، قاضی اور مفتیوں سے متعلق کوئی اچھی رائے نہیں رکھتا تھا۔ لیکن اب اس کی رائے بدل گئی۔ اس نے تھوڑا بہت پڑھنا لکھنا سیکھ لیا اور علماء کی مجالس اور صحبتیں اختیار کرنے لگا اور ان سے احکام شریعت پر تبادلہ خیالات بھی کرتا۔ اس خوشگوار تبدیلی کے باوجود بعض اوقات احکام شریعت کے بارہ میں اپنی من مانی کرنے لگتا۔ تشددانہ مزاج کی بنا پر اس کی رائے سے اختلاف کرنے والوں کو سنگین سزا دی جاتی۔

● علاؤالدین اور قاضی مغیثؒ کے درمیان گفتگو

ایک دن علاؤالدین خلجی نے قاضی مغیثؒ بیانوی سے مخاطب ہو کر کہا کہ میں آپ سے چند مسائل معلوم کرنا چاہتا ہوں آپ اس کا جواب شریعت اسلام کے مطابق دیجئے۔ پہلا سوال یہ تھا کہ شریعت اسلامی کی رو سے کسی ہندو کو ذمی یا خراج گذار کہہ سکتے ہیں؟ قاضی صاحب نے جواب دیا۔ اسلام نے ان غیر مسلموں کو ذمی قرار دیا ہے۔ جو بادشاہ اسلام کے گماشتوں کے طلب کرنے پر بلا غذر خراج اور مال ادا کریں۔

دوسرا سوال یہ تھا۔ "اگر شاہی گماشتے کچھ رقم بطور رشوت لے لیں تو اس رقم کو چوری یا سرقہ کہہ سکتے ہیں یا نہیں"

قاضی صاحب نے کہا۔ اگر شاہی گماشتے اپنی معمولی تنخواہ سے جو ان کی ضرورتوں کو کافی ہو کچھ زائد وصول کر لیں تو اس رقم کو سختی کے ساتھ ان سے واپس لے لینا چاہیئے۔ لیکن ہاتھ کاٹنے کی سزا جو چوروں کے ساتھ مخصوص ہے رشوت ستانوں پر جاری نہیں ہو سکتی۔

تیسرا سوال یہ کیا گیا کہ جو مال و دولت میں نے سلطنت کے تخت پر بیٹھنے سے پہلے دیوگڈھ سے حاصل کیا تھا۔ وہ بیت المال کی امانت اور مسلمانوں کی ملکیت ہے یا میرا حق ہے

قاضی صاحب نے فرمایا۔ "اس مال میں بادشاہ کا حق بھی ان مسلمانوں کے برابر ہے۔ جو مال کے حاصل کرنے میں بادشاہ کی مدد دیتے رہے ہیں۔ سلطان علاؤالدین اس جواب سے برہم ہو گیا اور غصہ میں کہنے لگا۔ "جو رقم میں نے اپنی امارت کے زمانہ میں حاصل کی وہ شاہی خزانہ میں داخل نہیں ہوتی۔ وہ کس طرح بیت المال کی سمجھی جا سکتی ہے"۔

قاضی صاحب عالمانہ شان سے بولے۔ "جو دولت بادشاہ خود اپنے بازوئے قوت سے حاصل کرے وہ اس کی ہے۔ اور جو خزانہ اسلامی لشکر کی مدد سے جمع کیا جائے۔ اس میں عام جانباز مسلمانوں کا حق اتنا ہی ہے جتنا کہ خود بادشاہ کا ہے"۔ اب علاؤالدین نے پوچھا۔

"ایسی دولت میں میرا اور میری اولاد کا کتنا حصہ ہے؟"

قاضی صاحب نے جواب دیا کہ "اس معاملہ میں تین طریقوں پر عمل ہو سکتا ہے۔ اگر محض عدالت اور خلفائے راشدین کی پیروی منظور ہو تو بادشاہ کو اس دولت میں اسی قدر حصہ لینا چاہیئے جتنا کہ عام مسلمانوں کو ملتا ہے اور اگر میانہ روی سے کام لیا جائے تو بادشاہ کا حصہ ان کے امیروں کے برابر ہونا چاہیئے جن سے زیادہ کسی دوسرے کو نہیں مل سکتا۔ اگر مصلحت ملکی کا لحاظ رکھا جائے جیسے کہ علماء ایسے وقت میں ضعیف رعایتوں سے تمسک کر دیتے ہیں تو بادشاہ ان امیروں کے حصہ سے کچھ رقم زائد لے سکتا ہے"۔

سلطان نے آخری سوال یہ کیا کہ "میرا دستور یہ ہے کہ جو سپاہی فوجی خدمات پر ضرورت کے وقت حاضر نہیں ہوتا ہے اور فتنہ انگیز لوگوں کو معہ ان کی آل اولاد کے قتل کرنے کے بعد ان کا تمام مال و دولت شاہی خزانے میں داخل کر لیتا ہوں"

حضرت قاضی صاحب اٹھے اور اپنا سر ہتھیلی پر رکھ کر بولے:۔

"یہ تمام باتیں احکام شریعت کے خلاف ہیں"

● غیظ و غضب

بادشاہ یہ سن کر جھنجھلا اٹھا اور غیظ و غضب کے عالم میں حرم سرا میں چلا گیا۔ قاضی صاحب اپنا فریضہ ادا کر کے اپنے گھر کو لوٹے اور بادشاہ کے فیصلہ کا انتظار کرنے لگے۔

● سلطان کی دنیا بدل گئی

قاضی صاحب تو اپنے طور ہی خیال کر رہے تھے کہ بادشاہ قتل کا حکم سنائے گا۔ لیکن سلطان کی دنیا بدل گئی۔ حق کے کڑوے اور زہریلے گھونٹ تریاق ثابت ہوئے۔ بادشاہ کے دل میں ایمان کی شمع جل اٹھی۔ قاضی صاحبؒ کو دوسرے دن دربار میں بلایا اور ان کی توقع کے خلاف غیر معمولی انعام و اکرام سے نوازا اور قاضی صاحب سے مخاطب ہوا۔ "اگرچہ میں علم سے قطعی بے بہرہ ہوں اور فرائض و نوافل کے مسائل سے نابلد ہوں۔ لیکن مسلمان ہوں اور مسلمان زادہ ہوں میں جانتا ہوں کہ جو کچھ آپ نے کہا ہے بالکل صحیح ہے"

(تاریخ فرشتہ ج ۱ ص ۳۶۶، ۳۶۷ حاشیہ ص ۲۶۳)

● سلطان کی خوبی

سلطان علاؤالدین میں کمزوریاں ضرور تھیں۔ بے پناہ خوبیوں کا بھی مالک تھا۔ کیا اس کی یہ خوبی کم ہے کہ... اپنی کوتاہیوں کا احساس کرتا ہے اور پھر اسے اپنے مسلمان اور مسلمان زادہ ہونے پر فخر ہے۔ سلطان کو حضرت نظام الدین اولیاء سے گہری وابستگی ہو گئی تھی اور اکثر مہمات پر روانگی کے وقت ان سے دعا کی درخواست کرتا تھا اس تعلق خاطر کا اثر یہ ہوا کہ

● شراب سے توبہ

سلطان نے پہلے شراب سے خود توبہ کی اور پھر تمام سلطنت میں اعلان کروا دیا کہ جو شخص کھلم کھلا اور پوشیدہ طور پر شراب پیئے گا اسے شدید ترین سزا دی جائے گی۔ چنانچہ ایسے افراد کو بدایوں میں ایک خاص کنوئیں میں بند کر دیا جاتا تھا۔ رشوت ستانی کا مکمل طور پر خاتمہ کر دیا اور سلطنت میں مساوات قائم کر دی گئی

اعلانات

دارالعلوم عثمانیہ رسول پارک نیا منڈی لاہور

امسال بھی جامع مسجد عثمانیہ رسول پارک میں صبح و شام بلا اجرت و فیس قرآن مجید پڑھایا جائے گا۔ نیز بیرونی طلبہ کو علوم عربیہ صرف و نحو معقول و منقول وغیرہ پڑھانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ طلبہ کو مدرسہ وظیفہ دے گا۔ حساس و مخیر مسلمانوں کا فرض ہے کہ اسلام و علوم اسلام باقی رکھنے کی مساعی میں ہر طرح کی امداد کر کے اس نازک دور میں فرض شناسی کا ثبوت دیں۔ (حافظ منظور الحق خطیب جامع مسجد مسعدی پارک و مہتمم دارالعلوم عثمانیہ رسول پارک نیا منڈی لاہور)

مدرسہ حنفیہ انوار العلوم رجسٹرڈ کا انتخاب

مدرسہ حنفیہ انوار العلوم رجسٹرڈ جامع مسجد قاضی نظام الدین عیدگاہ روڈ راولپنڈی کی نئی انتظامیہ کا انتخاب ہوا۔ مدرسہ کے قواعد و ضوابط منظور ہوئے اور مسجد محمدیہ کریم پورہ میں جو مدرسہ تھا اس کا الحاق بھی مدرسہ انوار العلوم سے ہوا۔ نئے منتخب ارکان کے نام یہ ہیں:۔ بانی و مہتمم مولانا سید چراغ الدین شاہ صاحب۔ نائب اول حاجی فضل الرحمٰن صاحب۔ نائب دوم سید جماعت علی شاہ صاحب۔ صدر انجمن قاضی علاؤالدین صاحب۔ نائب اول حاجی محمد یٰسین صاحب۔ نائب دوم حکیم عبدالحمید صاحب۔ سیکرٹری ملک محمد شفیق صاحب۔ نائب شوکت محمود صاحب۔ خزانچی صوفی محمد بخش صاحب۔ ناظم سید انور شاہ صاحب۔ ناظم نشر و اشاعت عبدالعزیز خطرت

سالانہ جلسہ

مدرسہ عربیہ احیاء العلوم عیدگاہ مظفر گڑھ کا سالانہ جلسہ مورخہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ مارچ ۶۶ء کو ہو رہا ہے۔ ملک کے جید علماء کرام شرکت فرما رہے ہیں۔

قاری کی ضرورت

حفظ و ناظرہ کے لئے ایک قاری کی ضرورت ہے۔ مشاہرہ ۱۱۰ روپے معہ مکان۔ قاری کے لئے سند یافتہ ہونا ضروری ہے خط و کتابت اس پتہ پر کریں۔ محمد اصیل خاں ناظم مدرسہ تجوید القرآن چین کوٹ (آزاد کشمیر)

جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

عائلی قوانین کو منسوخ کیا جائے

علماء کے خلاف گستاخی برداشت نہیں کی جائیگی

ٹنڈو آدم۔ جمعیۃ علماء اسلام کے امیر مولانا فضل الرحمٰن اور ناظم عرفان قادری صاحب نے جامع مسجد جمن شاہ میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ملکی و ملی حالات پر تبصرہ کیا اور مرکزی جمعیۃ کی شوریٰ کی قراردادوں پر روشنی ڈالتے ہوئے ان کی پُرزور تائید کی گئی۔ اجلاس میں قراردادیں بھی بالاتفاق پاس ہوئیں۔

ایک قرارداد میں منٹگمری میں فلمی اداکاروں کے مخلوط ہیج کو اسلام کے خلاف قرار دیتے ہوئے اسے بے حیائی اور فحاشی کے پھیلانے کا سبب قرار دیا گیا اور مطالبہ کیا گیا کہ اس قسم کی حیا سوز تقریبات کو بند کیا جائے۔

دوسری قرارداد میں منٹگمری کے پندرہ روزہ پرچہ "فردا" کے خلاف غصہ کا اظہار کرتے ہوئے کہا گیا کہ علماء اسلام کے خلاف گستاخی برداشت نہیں کی جاسکتی۔ اور ایسی کوئی تحریک کامیاب نہیں ہونے دی جائے گی جس سے علماء کا وقار مجروح ہو۔ نیز پرچہ کی ضبطی کا مطالبہ کیا گیا۔

تیسری قرارداد میں زنانہ سکولوں کے اندر پریڈ اور حیا سوز ڈراموں کو قانوناً بند کرنے کا مطالبہ شامل ہے۔

چوتھی قرارداد میں خاندانی منصوبہ بندی اور عائلی قوانین کی منسوخی کا مطالبہ کرتے ہوئے اسے قرآن و سنت اور اسلام کے منافی قرار دیا گیا۔

آخری قرارداد میں مرزائیت و عیسائیت کی اسلام دشمن سرگرمیوں پر کڑی نگرانی کا مطالبہ کیا گیا۔

جمعیۃ علماء اسلام کا بروقت اقدام

خراج تحسین

سمندری۔ ۱۸ فروری جمعہ کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد علی جانباز نے جمعیۃ علماء کی مرکزی مجلس شوریٰ کے فیصلوں پر خراج تحسین پیش کیا اور ان سب قراردادوں کو عین اسلام اور ملک و ملت کی خدمت قرار دیا اور فرمایا کہ چودھری ظفر اللہ قادیانی کی حرکات کو فی الفور روکا جائے جو منکر نبوت اور منکر جہاد ہے۔ وہ ملک کی کیا خدمت کرے گا۔ جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کے فیصلے ملک اور مذہب کے اہم تقاضے ہیں اور ہم تمام اسلامیانِ سمندری علماء اسلام کے اس بروقت اقدام کی پُرزور حمایت کرتے ہیں

جمعیۃ علماء اسلام کا غلبہ چاہتی ہے

کٹیانوالہ (گجرات) مدرسہ تاج المدارس میں ایک اجتماع سے حافظ عطاء اللہ صاحب نے خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی اور مرکزی شوریٰ کی قراردادوں کی پُرزور تائید کرتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ اقتدار کی خواہاں نہیں۔ وہ اسلام کا غلبہ اور اقتدار چاہتی ہے۔ چند قراردادیں بھی پاس ہوئیں۔

ایک قرارداد میں جمعیۃ کی ہنگامی حالات میں خدمات کو سراہا گیا۔

دوسری قرارداد میں جمعیۃ علماء اسلام کے سرگرم راہنما مولانا تاج الدین بسمل کو مدرسہ تاج المدارس کے قائم کرنے پر مبارکباد دی گئی۔

تیسری قرارداد میں شمالی پنجاب کی جمعیۃ سے اس علاقہ میں مبلغین کے بھیجنے کی درخواست کی گئی۔

مولانا احمد سعید صاحب لدھیانوی کے

ضلعی دورے کا مفصل پروگرام

مولانا احمد سعید صاحب لدھیانوی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور ایک ہفتہ تنظیمی دورہ کر رہے ہیں۔ مفصل پروگرام یہ ہے:۔

۲۶ فروری	بروز ہفتہ		ٹوبہ ٹیک سنگھ
۲۷ "	" اتوار	چک نمبر ۳۳۵ ج ب	" "
۲۸ "	" سوموار		کمالیہ
یکم مارچ	" منگل		سمندری
۲ "	" بدھ		تاندلیانوالہ
۳ "	" جمعرات	چک ۴۵۱ روپڑیاں اور چک ۴۵۱ جھے شاہ	
۴ "	" جمعہ		جڑانوالہ
۵ "	" ہفتہ		چک جھمرہ
۶ "	" اتوار		لائلپور واپس

مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کا خطاب

۱۸ فروری ۶۶ء کراچی جمعہ کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب خطیب جامع مسجد و امیر جمعیۃ علماء اسلام کراچی نے حدیث پاک بنی الاسلام علی خمس کی تشریح کرتے ہوئے مسلمانوں کو اسلام کے پانچ بنا پر مضبوطی سے عمل کرنے کی تلقین کی آپ نے اس سلسلہ میں حج پر عائد کی ہوئی پابندی پر کڑی تنقید کی اور آپ نے مطالبہ کیا کہ اسلام کے ایک اہم فریضہ پر اس قسم کی پابندی کو فوراً ختم کیا جائے۔

آپ نے آخر میں ۷ فروری ۶۶ء کو جمعیۃ مرکزیہ میں پاس کی ہوئی قراردادوں کی وضاحت کی اور حج پر پابندی عائلی قوانین۔ خاندانی منصوبہ بندی اور ظفر اللہ قادیانی کو اچھالنے اور رقص و سرود کے ذریعہ دفاعی فنڈ اکٹھا کرنے کی پرزور مذمت کی اور حکومت سے ان سب کو جلدی ختم کرنے کا مطالبہ کیا۔ تمام حاضرین نے ہاتھ اٹھا کر جمعیۃ کی قراردادوں کی مکمل تائید کی۔ (محمد زمان خادم نجم المدارس کلاچی)

جمعیۃ علماء اسلام کراچی کی قراردادیں

کراچی۔ جمعیۃ علماء اسلام کا ایک ہنگامی اجلاس مولانا محمد زکریا صاحب کی صدارت میں ہوا جس میں مرکزی جمعیۃ کی مجلس شوریٰ کی قراردادوں کی مکمل حمایت کی گئی اور قراردادیں پاس کیں۔ جن میں افواج پاکستان کو خراج تحسین، اعلان تاشقند پر مایوسی کا اظہار کیا گیا اور ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت کی حج کی پالیسی کو افسوسناک قرار دیتے ہوئے نظر ثانی کا مطالبہ کیا گیا۔ رویت ہلال کے بارہ میں معتمد علماء کی شمولیت کا مطالبہ کیا گیا اور آخری قرارداد میں ثقافت و کلچر کے نام پر بڑھتی ہوئی بے حیائی اور رقص و سرود کی محفلوں کو ختم کرنے کا مطالبہ شامل ہے۔

مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ رجسٹرڈ بھکر کا

تیرھواں سالانہ جلسہ

بتاریخ ۱۵-۱۶ ذیقعدہ ۱۳۸۵ھ مطابق ۸-۹ مارچ ۶۶ء بروز منگل بدھ منعقد ہوگا۔ جس میں مندرجہ ذیل علماء کرام شرکت فرما رہے ہیں۔

(۱) حضرت حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی (۲) جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب (۳) حضرت شیخ الحدیث مولانا مفتی محمود صاحب (۴) مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی (۵) مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری (۶) شیخ الطریقت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب (۷) حضرت مولانا خدا بخش صاحب ملتان (۸) حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر (۹) حضرت مولانا محمد رمضان صاحب میانوالی (۱۰) حضرت مولانا حافظ نذیر احمد صاحب کندیاں۔

جلسہ منگل کے روز صبح نو بجے شروع ہوگا اور اسی روز عصر کی نماز کے بعد جمعیۃ علماء و اسلام نوجوانوں کا خصوصی اجلاس ہوگا۔ جس میں حضرت درخواستی صاحب دامت برکاتہم شرکت فرمائیں گے۔

(محمد عبداللہ مہتمم مدرسہ ہذا)

قیام پاکستان سے اعلانِ تاشقند تک

تمام ضلعی جماعتوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مرکز نے "قیام پاکستان سے اعلان تاشقند تک" کے نام سے ایک ٹریکٹ شائع کیا ہے جس میں

(۱) جمعیۃ علماء اسلام کی مختصر تاریخ و کارنامے

(۲) مرکزی مجلس شوریٰ کے اہم فیصلے

(۳) موجودہ ملی و ملکی مسائل و حالات پر قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کا ایک مبسوط بیان جو انہوں نے مجلس شوریٰ کے اجلاس میں سنایا

(۴) جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد۔ ہر ضلعی جماعت کا فرض ہے کہ وہ اس ٹریکٹ کو منگوا کر ہر خاص و عام تک پہنچائے۔ صفحات ۴۰۔ رنگین ٹائٹل۔ قیمت ۲۵ پیسے۔ ۲۰ روپیہ سینکڑہ (علاوہ محصول ڈاک) ایک کاپی کے لئے ۲۲ پیسے کے ڈاک ٹکٹ آنا ضروری ہیں۔

شعبۂ نشر و اشاعت مرکزی جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل۔ لاہور

علمائے دیوبند کا مسلک

(از مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند)

قسط نمبر ۱۰

ظاہر ہے کہ ان میں سے ایک صورت بھی ترجیح یا تقویتِ مذہب کی نہیں۔ ابطال مذہب کی ہے اور یا پھر غرور علم کی ہے کہ اپنے ہی مذاہب میں حق کو منحصر سمجھ لیا جائے جو بلاشبہ افراط و تفریط ہے۔ جس سے مسلکِ علماء دیوبند بالکل الگ ہے وہ کسی بھی امام مجتہد یا اس کے فقہ کی کسی چھوٹی سی چھوٹی جزئی کے بارہ میں تمسخر یا سوءِ ادب یا رنگِ ابطال و تردید سے پیش آنے کو خسرانِ دنیا و آخرت سمجھتے ہیں۔ وہ فقہا و مجتہدین کی توقیر و احترام کے یہ معنی نہیں سمجھتے کہ یہ فقہیں شرائع اصلیہ ہیں۔ جن کی تبلیغ ضروری ہے۔ اور امام مجتہد معاذ اللہ صاحب شریعت ہے۔ جس نے یہ فقہ کی کوئی نئی شریعت پیش کی ہے بلکہ ان کے نزدیک یہ اجتہادیات شرائع شرعیہ ہی شرائع اصلیہ سے نکل کر ظاہر ہوتی ہیں۔ آئمہ مجتہدین صرف انہیں اصل شریعت سے بالواسطہ اجتہاد نکال کر پیش کر دیتے ہیں۔

اس لئے وہ توہین کی بجائے پوری امت کی تحسین اور شکریہ و تعظیم کے مستحق ہیں کہ ان کی خداداد فراست و بصیرت اور شانِ تفقہ کی حذاقت و مہارت نے اُن پھیلے ہوئے مسائل کو جو کلیات شریعت میں مستور تھے۔ کھول کر امت کے سامنے رکھ دیا۔ امت کا فرض قدر شناسی منت پذیری اور حسب مناسبت انہیں اپنا کر زندگی کا دستور العمل بنانا اور اپنے دین کو پراگندگی اور تضاد سامانی سے بچائے جانا ہے نہ کہ انہیں آڑ بنا کر لڑائیوں اور توہین و استہزا کے میدان ہموار کرنا اور جو اس خود ساختہ تبلیغ و دعوت پر لبیک نہ کہے۔ خواہ وہ کتنی ہی نیک نیتی سے کسی دوسرے فقہ پر عمل پیرا رہے۔ اس کے خلاف ملامتوں کے ووٹ پاس کرتے پھرنا ہے۔ بہرحال اجتہادی اختلافات میں کسی امام مجتہد کی پیروی کرنا اور چیز ہے اور اس کے فقہ کو موضوع تبلیغ بنا کر دوسرے فقہوں کی تردید کرنا اور چیز ہے پہلی صورت مسلکِ علماء دیوبند کی ہے۔ دوسری صورت کا ان کے مسلک سے کوئی تعلق نہیں۔

حدیث اور محدثین

حدیث کے سلسلہ میں بھی علماء دیوبند کا مسلک نکھرا ہوا اور صاف ہے۔ اس میں وہی جامعیت اور اعتدال کا عنصر غالب ہے۔ جو دوسرے مقاصد دین میں ہے۔ بنیادی بات یہ ہے کہ وہ حدیث چونکہ قرآن کریم کا بیان اور دوسرے درجہ میں مصدر تشریعت سمجھتے ہیں۔ اس لئے کسی ضعیف سے ضعیف حدیث کو بھی چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتے بشرطیکہ وہ قابل احتجاج ہو۔ حتیٰ کہ متعارض روایات کے سلسلہ میں بھی ان کی سب سے پہلی سعی اخذ و ترک کے بجائے تطبیق و توفیق اور جمع بین الروایات کی ہوتی ہے تاکہ ہر حدیث کسی نہ کسی طرح عمل میں آجائے متروک نہ ہو۔ کیونکہ ان کے نزدیک سلسلۂ روایات میں اعمال اولیٰ ہے اہمال سے۔ پھر اسی جامعیتِ مسلک کے تحت حسب اصول حنفیہ متعارض روایات میں رفع تعارض کی جس قدر اصولی صورتیں ائمہ اجتہاد کے یہاں زیر عمل ہیں۔ وہ سب کی سب موقع بہ موقع مسلکِ علماء دیوبند میں جمع ہیں مثلاً تعارض روایات کی صورت میں امام شافعی رحمہ اللہ کے یہاں صحتِ روایت اور قوتِ سند پر زیادہ زور دیا گیا ہے۔ اس لئے وہ اصح مافی الباب روایات کو اختیار کرتے ہیں اور ضعیف روایات کو ترک کر دیتے ہیں۔ یا مثلاً امام مالک کے یہاں ایسی صورت میں تعاملِ اہل مدینہ یا تعاملِ حرمین پر زیادہ زور دیا گیا ہے۔ جو ایسی روایات تعامل کے مطابق ہوگی وہ اُسے اختیار کر کے ماسوا کو ترک کر دیں گے۔ یا مثلاً امام احمد بن حنبل کے یہاں تعارض روایات کی صورت میں فتاویٰ صحابہ کی کثرت پر زور دیا گیا ہے۔ جس روایت کے ساتھ یہ کثرت جمع ہو جائے گی۔ وہ اُسے مذہب کی بنیاد بنا کر باقی روایات کو ترک کر دینگے۔ لیکن امام ابوحنیفہ کے یہاں زیادہ زور جمع روایات اور تطبیق و توفیق پر دیا گیا ہے۔ وہ اس باب کی تمام روایات کو جمع کر کے یہ دیکھتے ہیں کہ اس مجموعہ سے شارع علیہ السلام کی غرض کیا نکلتی ہے؟ اور ان روایات کا وہ قدر مشترک کیا ہے۔ جس کے یہ مختلف پہلو مختلف روایات کے ضمن میں بیان ہو رہے ہیں۔ اس لئے وہ قوتِ سند یا تعاملِ حرمین یا فتاویٰ صحابہ پر نظر ڈالنے سے پہلے نصوص سے مناطِ حکم کی تخریج کرتے ہیں۔ پھر اس کی تحقیق کرتے ہیں۔ اور پھر اس کی تنقیح اور تجزیہ کر کے اُس روایت کو بنائے مذہب قرار دیتے ہیں۔ جس میں یہ غرض شارع زیادہ نمایاں اور واضح ہوتی ہے۔ خواہ وہ روایت سنداً قوی ہو یا کچھ کمزور اور بقیہ روایات کو ترک کرنے کی بجائے اس غرضِ شارع اور مناطِ حکم کے معیار سے اس روایت کے ساتھ جوڑتے چلے جاتے ہیں۔ جس میں یہ معیاری غرض نمایاں تھی۔ جس سے ساری روایات اپنے اپنے موقعہ پر چسپاں ہوتی چلی جاتی ہیں۔ اور مناطِ حکم کے ساتھ حکم کے وہ اجزاء جو ان مختلف روایات میں پھیلے ہوئے تھے موقعہ بہ موقعہ جوڑ کر اُس باب کا ایک عظیم علم بن جاتے ہیں۔ جس کی کھلی وجہ یہ ہے کہ ہر حدیث علم و حکمت کا ایک مستقل منبع اور مخزن ہے اور اس تطبیق و توفیقِ روایات کی وجہ سے جبکہ کوئی روایت بھی ترک نہیں ہونے پاتی۔ خواہ وہ قوی السند ہو یا ضعیف السند تو ہر روایت کا علم محفوظ رہتا ہے اور نہ صرف الگ الگ بلکہ یہ سارے علوم کسی ایک معیار سے جوڑ کر مرتب علم کا ایک عظیم ذخیرہ بن جاتے ہیں۔ جو ترکِ حدیث کی صورت میں ممکن نہ تھا پھر نہ صرف یہی ایک ذخیرہ میسر ہو جاتا ہے بلکہ ساری حدیثوں کے علم کا یہ مجموعہ یک جا ہو کر کتنے ہی نئے علوم کے دروازے کھول دیتا ہے اور جبکہ تعاملِ صحابہ اور فتاویٰ صحابہ بھی موجودات کے طور پر ان روایات کے ساتھ جمع کر دیئے جاتے ہیں تو اس علم میں ایک دوسرے عظیم علم کی آمیزش ہو کر علم کا یہ دریا سمندر بن جاتا ہے۔ جس میں بنیادی نقطہ مناطِ حکم ہوتا ہے۔ جسے مرکز بنا کر حنفیہ تمام ائمہ اجتہاد کے اصول اور اپنے مخصوص اصولِ تفقہ سے کام لیتے ہیں۔ جس سے روایات بھی جمع ہو جاتی ہیں۔ اور رفع تعارض کے سارے اصول بھی اپنے اپنے موقع پر جمع ہو جاتے ہیں۔ مرجحات اور اسباب ترک حدیث کی ضرورت ہی پیش نہیں آتی۔ البتہ جہاں رفع تعارض کی صورت نہ بن پڑے اور ترجیح بہرحال ناگزیر ہو جائے۔ وہاں وجہ ترجیح اس مسلک پر راوی کا تفقہ ہے۔ پس وہ روایت قابل ترجیح ہوگی جس کے راوی فقیہ ہوں۔

غرض علماء دیوبند کے مسلک میں محض قوتِ سند یا اصح مافی الباب ہونا اصل نہیں بلکہ بصورت جمع مناطِ حکم اور بصورت ترجیح تفقہ اصل ہے۔ کیونکہ صحت سند سے زیادہ سے زیادہ حدیث کے ثبوت کی پختگی معلوم ہو سکتی ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ جو حدیث زیادہ ثابت ہو وہ اس دائرہ کا بنیادی فقہ بھی اپنے اندر رکھتی ہو یا اس کے راوی فقیہ بھی ہوں۔ پس اگر اصح مافی الباب حدیث لے لی جائے۔ جس میں صرف حکم مسئلہ موجود ہے اور غیر اصح بوجہ غیر اصح ہونے کے ترک کر دی جائے۔ جس میں حکم مسئلہ کے ساتھ علۃ حکم اور مناطِ حکم بھی موجود ہے تو حکم بلا علت کے رہ جائے گا اور جبکہ علتِ حکم ہی سے یہ حکم اپنی دوسری امثال میں بھی پہنچ سکتا تھا جو اس حکم کے پھیلاؤ اور وسعت کی صورت تھی اور یہ علت اس لئے متروک ہو گئی کہ اس کا ماخذ اصح مافی الباب نہ تھا۔ اس کی نسبت سے ضعیف السند تھا تو یقیناً اس حکم کی جامعیت اور مخزنِ امثال ہونا ختم ہو جائے گا جس سے فقہ کی وسعت بھی ختم ہو جائے گی۔ اس لئے امام ابوحنیفہ قوتِ سند سے زیادہ مناطِ حکم کی تخریج و تحقیق اور تنقیح اور تفقہ رواۃ پر زور دیتے ہیں۔ جس سے حکم کی قوت بھی نمایاں ہوتی ہے اور وسعت بھی ظاہر ہے کہ جب روایت کے ساتھ یہ درایت شامل ہوگی تو اس قسم کی ایک ہی حدیث سے جو مناطِ حکم پر مشتمل ہے۔ اس باب کے سیکڑوں احکام کا فیصلہ بھی ہو جائے گا اور تمام مسائل اپنے حقیقی مرکز سے مربوط ہو کر حل بھی ہو جائیں گے اور ساتھ ہی ساتھ صحیح دوائیں تو بجائے خود ہیں ضعیف دوائیں بھی جو قابل احتجاج ہوں، ہاتھ سے جانے نہیں پائیں گی۔ اس لئے تطبیقِ روایات اور جمع بین الاحادیث حنفیہ کا خاص اصول ہے۔ جس پر وہ زیادہ سے زیادہ زور دیتے ہیں۔ تاکہ کوئی روایتِ حدیث چھوٹنے نہ پائے۔ مگر افسوس ہے کہ پھر بھی انہیں قیاس کہہ کر تارکِ حدیث کا خلاف واقعہ لقب دیا جاتا ہے

(باقی آئندہ)

সাপ্তাহিক
তরজুমানে ইসলাম
লাহোর
WEEKLY
TARJUMAN E ISLAM
LAHORE

بقیہ ــــ شام

۱۹۵۶ء میں سویز پر اینگلو فرانسیسی اور اسرائیلی حملے کے بعد ان ملکوں کی مشترکہ کمان کے قیام کی بات چیت بھی ہوئی۔ لیکن ۱۹۵۷ء میں اردن اور سعودی عرب کی حکومتوں نے بوجوہ اس ضمن میں سرد مہری کا اظہار شروع کر دیا۔ اس کے بعد مصر اور شام کے وفاق کی تجویز سامنے آئی۔ ۱۹۵۷ء کے اواخر میں اس منصوبے پر باقاعدہ بات چیت شروع ہوئی۔ ۱۲ ستمبر ۱۹۵۷ء کو شام کے کمانڈر انچیف جنرل عبدالحکیم عامر کے ساتھ دونوں ملکوں کی فوجوں کے ادغام کے امکانات کا جائزہ لیا اور مصر و شام کے وفاق کی تجویز پر گفتگو کی۔ قاہرہ سے روانگی کے وقت جنرل بزری نے اعلان کیا کہ شام اور مصر کی فوجیں الگ الگ نہیں ہیں بلکہ ایک فوج ہے جو ایک ہی کمان کے تحت جنگ میں حصہ لے گی اور دونوں ملکوں میں کسی ایک پر حملہ دوسرے پر حملہ تصور ہوگا

اس اعلان کے بعد شام کے خلاف پروپیگنڈے کی مہم شروع ہو گئی۔ جس میں وہاں کے قائدین کو طرح طرح سے مطعون کیا گیا۔ جنوری ۱۹۵۸ء میں دونوں ملکوں کے وفاق کی بجائے ادغام کی تجویز منظر پر آئی۔ چنانچہ اسی برس اس تجویز کو عملی جامہ پہنا دیا گیا اور اس طرح جو مملکت وجود میں آئی۔ اس کا نام متحدہ عرب جمہوریہ رکھا گیا۔ اس موقعہ پر مصر و شام کے طول و عرض میں بڑی خوشیاں منائی گئیں۔ ۲۹ ستمبر کو شامی فوج نے بغاوت کر دی جس کے دس گھنٹے بعد صدر ناصر کے نمائندے اور متحدہ عرب جمہوریہ کی فوجوں کے کمانڈر انچیف مارشل عبدالحکیم عامر اور باغی لیڈروں میں سمجھوتہ ہو گیا۔ لیکن یہ سمجھوتہ عارضی ثابت ہوا اور بالآخر یہ بغاوت شام کی مصر سے علیحدگی پر منتج ہوئی۔ اسی وقت انقلاب کے محرکین نے اعلان کیا کہ وہ شام پر سے مصر کے تفوق کو ختم اور کاروبار حکومت سے لے کر ملکی معیشت تک تمام شعبوں میں شامیوں کے حقوق کا تحفظ کریں گے۔ بعد ازاں شامی پارلیمنٹ کے سپیکر ڈاکٹر مامون کزبری نے نئی کابینہ مرتب کی۔ مارچ ۱۹۶۲ء میں شام کی فوج نے پھر انقلاب برپا کر دیا اگرچہ پارلیمنٹ برقرار رہی۔ مگر فوج اور حکومت کے تعلقات معمول پر نہ آئے۔ مارچ ۱۹۶۳ء میں فوج نے حکومت کا تختہ الٹ دیا اور بعث پارٹی نے عنانِ اقتدار سنبھالی۔ جنرل امین الحافظ صدر مقرر ہوئے۔ اب تین برس بعد وہ بھی محروم اقتدار کر دیئے گئے ہیں۔

جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ انور مدظلہ مورخہ ۸ مارچ ۶۶ء بروز منگل بعد از دوپہر نیو خان بس کے ذریعہ عازم بھکر ہوں گے۔ ۹ مارچ کو مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ میں شرکت کے بعد رات کو واپس لاہور تشریف لے آئیں گے۔ (حاجی) بشیر احمد

جدید ایڈیشن
خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم و محشی
ترجمہ از مولانا محمود الحسن، تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی
بے نظیر حسن و نفاست، دلکش طباعت، زیبا سرورق
عکسی ہاکوں سے طبع شدہ، حاشیہ و متن پر دلکش جدول
سفید کاغذ، سائز ۲۲×۳۲، سفید سنہری ڈائیڈ جلد
ہیں روپے آٹھ آنے علاوہ محصول ڈاک۔ نوٹ سخت
رقم درج۔ عام سفید کاغذ پر عکسی طباعت بغیر جدول
کی خوشنما سنہری ڈائیڈ جلد سفید سرورق پر ۱۲ روپے
مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) لاہور

اسلام ہوزری کی تیار کردہ مصنوعات
ہمیشہ استعمال کریں
امتیازی نشان
بریسی۔ مردانہ۔ زنانہ۔ بچگانہ۔ پل اوور
بنیان۔ لیڈیز ویسٹ
سوتی، سلکی، ریشمی، نائلون وغیرہ
ہمیشہ استعمال کریں
اسلام ہوزری عبدالعزیز شاہ مارکیٹ لاہور
فون ۶۵۹۶۷

معیاری دواخانہ کی معیاری دوائیں

ہمارے ہاں تمام یونانی مرکبات اور نسخہ جات خالص اور صحیح اجزا سے تیار ہوتے ہیں۔ ان میں مفید اجزا کا اضافہ بھی حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے مشورہ سے کیا جاتا ہے اور ان کی ہی نگرانی میں دوائیں تیار ہوتی ہیں۔

لبوب کبیر (محافظ شباب) مشک، زعفران، عنبر اور دیگر پچاس قیمتی ادویہ کا مشہور مرکب ہے۔ محافظ شباب ہے۔ جو رطوبتیں جوان رہنے کے لئے ضروری ہیں مہیا کرتا ہے۔ اعصاب کو قوت و طاقت بخشتا ہے۔ گردوں کو گرم اور قوی کرتا ہے۔ منی کو بکثرت پیدا کرتا ہے اور اعلیٰ درجہ کا مقوی باہ ہے۔ شانہ اور دل و دماغ کو تقویت دیتا ہے۔ چہرے پر نکھار اور شگفتگی لاتا ہے۔ موسم بہار میں ضرور استعمال کریں۔ قیمت ۱ تولہ ۱/ روپیہ

دواء المسک جواہر دار اس میں جواہر، مشک، عنبر، موتی اور دیگر بیش قیمت ادویات شامل ہیں۔ دل، معدہ اور جگر کو طاقت و توانائی بخشتی ہے اور ان کے افعال کی حرکات میں نظم، باقاعدگی اور تازگی پیدا کرتی ہے۔ دل کی تمام امراض میں بے حد مفید ہے۔ سریع اثر ہونے کی وجہ سے دل کو فوری قوت دیتی ہے اور اس کی خرابیوں و نقائص کو دور کر کے دوران خون کو درست کرتے ہوئے بدن کے ہر عضو میں خون پہنچاتی ہے۔ غشی کی حالت میں نہایت مفید ہے۔ خفقان سوداوی اور مالیخولیا امراض میں خصوصیت سے مفید ثابت ہوتی ہے۔ مقوی معدہ ہے۔ عام جسمانی کمزوری یا بیماری کے بعد کی کمزوری کو دور کرتی ہے۔ ۵ تولہ قیمت ۶/۵۰ - دس تولہ ۱۲/۰ روپے۔

حب مقوی معدہ اکثر امراض انسانی معدہ اور آنتوں کی خرابی، نظام ہضم کی نادرستی اور جگر کے فعل کا صحیح کام نہ کرنے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ حب مقوی معدہ ان امراض میں بہترین کردار ادا کرتی ہے۔ جگر اور آنتوں کی حرکات میں مستعدی پیدا کر کے دائمی قبض، اپھارا، پیٹ کی گرانی کو دور کرتی ہے اور طبیعت میں چستی پیدا کرتی ہے آنتوں سے فضلہ کو باہر نکال دیتی ہے۔ خون کی خرابی کو دور کرتی ہے۔ اور بکثرت تازہ خون پیدا کرتی ہے۔ معدہ کو تقویت دے کر بھوک لگاتی ہے اور تبخیر معدہ کو دور کرتی ہے۔ جنسی امراض جو معدہ کی خرابی سے پیدا ہوتے ہیں اس کے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں۔ چہرے کو صاف اور شگفتہ کرتی ہیں۔ ۱۰۰ ٹکیاں قیمت ۶/۰ روپیہ

سفوف مغلظ جنسی امراض میں یہ سفوف ہمارے دواخانہ کی اہم اور مفید ترین دوا ہے رقت، سرعت انزال اور دھات کی جملہ خرابیوں کو دور کرنے میں عجیب الاثر واقع ہوا ہے۔ جو لوگ اپنی بے اعتدالیوں کی وجہ سے بہت سی خرابیوں کا شکار ہو چکے ہیں۔ ان کے لئے امید کا پیغام ہے۔ کم خرچ اور بالانشین کی مثل کا مصداق بھی ہے۔ ایک شیشی ۱ تولہ ۶/۰

اکسیر پائیوریا دانتوں کے درد، مسوڑھوں کے ورم کو دور کرتا ہے۔ دانتوں سے خون کے بہنے کو روکتا ہے۔ گوشت خورہ کو ختم کرتا ہے۔ کھانے اور ملنے کی دوا مکمل کورس ۱۰/۰ روپے

دیگر یونانی خالص مرکبات جوارش کمونی ۱ تولہ دو روپے۔ جوارش جالینوس ۱ تولہ ۵/۰ روپے۔ دواء المسک سادہ ۵ تولہ ۳/۰ روغن بادام ۵ تولہ ۳/۷۵۔ معیاری منجن شیشی ۱/۵۰ روپیہ۔ سرمہ اکسیر بصر ڈیڑھ روپیہ۔ کشتہ فولاد چھ ماشہ چار روپیہ۔ کشتہ سہ دھاتہ (جو جریان کے لئے مجرب ہے) چھ ماشہ ۴/۰ روپے۔

معیاری دواخانہ چوک رنگ محل عقب سنہری مسجد لاہور